بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز اور دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 مارچ 2019ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جن بدری صحابہ کا ذکر کروں گا ان میں سے پہلا ذکر ہے حضرت طلیب بن عمیر کا۔ ان کی کنیت ابوعدی تھی۔ ان کی والدہ کا نام عروہ تھا جو عبدالمطلب کی بیٹی تھی جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھی۔ آپ ابتدائی اسلام قبول کرنے والوں میں شامل تھے۔ قبول اسلام کے بعد آپ اپنی والدہ کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کر لی ہے اور اللہ رب العالمین پر ایمان لے آیا ہوں۔ اس پر آپ کی والدہ کہنے لگی کہ تمہاری مدد اور تعاون کے زیادہ حق دار تمہارے ماموں کے بیٹے ہی ہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر کہنے لگیں کہ خدا کی قسم! اگر ہم عورتوں میں بھی مردوں جیسی طاقت ہوتی تو ہم بھی ان کی پیروی ضرور کرتیں اور ان کی حمایت اور دفاع کرتیں۔ حضرت طلیب نے کہا کہ پھر آپ اسلام قبول کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیوں نہیں کر لیتیں، آپ کے بھائی حمزہ بھی تو مسلمان ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی بہنوں کا رویہ دیکھ لوں پھر میں ان میں شامل ہو جاؤں گی۔ اس پر حضرت طلیب نے کہا میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے کہتا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیں اور انہیں سلام کہیں اور ان کی تصدیق کریں اور گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس پر آپ کی والدہ کہنے لگیں کہ میں بھی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس کے بعد وہ اپنی زبان کے ساتھ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا کرتی تھیں اور اپنے بیٹے کو بھی آپ کی مدد اور اطاعت کا کہا کرتی تھیں۔

ان کے بارے میں آتا ہے کہ آپ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے کسی مشرک کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی وجہ سے زخمی کیا تھا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دفعہ عوف بن صبرۃ سہمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ حضرت طلیب نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی اٹھائی اور اسے مار کر زخمی کر دیا۔ کسی نے ان کی ماں عروۃ کو شکایت کی کہ آپ دیکھتی نہیں کہ آپ کے بیٹے نے کیا کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اِنَّ طَلِیْبًا نَصَرَ ابْنَ خَالَہٗ وَسَعَاہُ فِیْ دَمِہٖ وَمَالِہٖ۔ طلیب نے اپنے ماموں کے بیٹے کی مدد کی ہے۔ اس نے اپنے خون اور اپنے مال کے ذریعہ اس کی غمخواری کی۔ بعض روایات کے مطابق وہ شخص جس کو حضرت طلیب نے زخمی کیا تھا وہ ابولہب یا ابوجہل تھا۔ ایک روایت کے مطابق جب آپ کے حملہ کرنے کے متعلق آپ کی والدہ سے شکایت کی گئی تو انہوں نے کہا کہ طلیب کی زندگی کا سب سے بہترین دن وہی ہے جس دن وہ اپنے ماموں کے بیٹے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق کے ساتھ آیا ہے۔

حضرت طلیب حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے مسلمانوں میں شامل تھے لیکن جب حبشہ میں قریش کے مسلمان ہونے کی افواہ پہنچی تو آپ واپس مکہ تشریف لے آئے۔

مدینہ ہجرت کے بعد آپ نے حضرت عبداللہ بن سلمٰی عجلانی کے ہاں قیام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلیب اور حضرت منذر بن عمرو کے درمیان عقد مؤاخات قائم فرمایا۔ آپ نے غزوہ بدر میں شرکت کی۔ آپ کا شمار کبار صحابہ میں سے ہوتا ہے۔ جنگ اجنادین کے دوران 35 سال کی عمر میں آپ نے جام شہادت نوش کیا۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سالم مولیٰ ابن ابی حذیفہ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور والد کا نام معقل تھا۔ ان کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سالم اور معاذ بن ماعص کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم فرمایا۔

مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آپ نے حضرت عباد بن بشر کے گھر قیام کیا۔ حضرت عمر سے مروی ہے کہ جب اولین مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو انہوں نے قبا کے قریب عصبہ کے مقام پر قیام کیا۔ حضرت سالم ان کی امامت کروایا کرتے تھے کیونکہ وہ ان سب سے زیادہ قرآن کریم جانتے تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ علم و فضل میں بھی بعض آزاد شدہ غلاموں نے بہت بڑا رتبہ حاصل کیا۔ چنانچہ سالم بن معقل مولیٰ ابی حذیفہ خاص الخاص علماء صحابہ میں سے سمجھے جاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی تعلیم کے لئے جن چار صحابیوں کو مقرر فرمایا تھا ان میں سے ایک سالم بھی تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان چار صحابہ سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ بن جبل۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے میں کچھ دیر ہوگئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر سے آنے کا سبب دریافت فرمایا تو کہنے لگیں کہ ایک قاری نہایت ہی خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اس کی تلاوت سننے لگ گئی تھی جس وجہ سے دیر ہوگئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اوڑھی اور باہر نکل کر دیکھا تو حضرت سالم تلاوت کر رہے تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ جس نے تم جیسے قاری کو میری امت میں سے بنایا۔

حضرت قتادۃ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے دن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوگئے تھے۔ حضرت سالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم دھو رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جس نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔ حضرت سالم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ایسی قوم لائی جائے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بڑے غور سے سننے والی بات ہے کہ قیامت کے دن ایک ایسی قوم لائی جائے گی جن کی نیکیاں تہامہ کے پہاڑوں کی مانند ہوں گی لیکن جب انہیں پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے تمام اعمال ضائع کر دے گا اور انہیں آگ میں ڈال دے گا۔ اس پر حضرت سالم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہمیں ایسے لوگوں کی نشاندہی فرما دیں تاکہ ہم انہیں پہچان سکیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اپنے بارے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں بھی ان میں شامل نہ ہو جاؤں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ایسے لوگ ہوں گے جو روزے رکھتے ہوں گے، نمازیں پڑھتے ہوں گے اور رات کو بہت تھوڑا سوتے بھی ہوں گے، نفل بھی پڑھتے ہوں گے لیکن جب کبھی ان کے سامنے حرام پیش کیا جائے گا وہ اس پر ٹوٹ پڑیں گے۔ یعنی دنیاوی لالچوں میں پڑ جائیں گے اور یہ نہیں دیکھیں گے کہ حرام کیا ہے حلال کیا ہے۔ اس وجہ سے اللہ ان کے اعمال ضائع کر دے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ ایک مستقل سوچنے والا اور بڑا خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہمیشہ اپنا جائزہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے ہمیشہ۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹوں کا نام سالم واقد اور عبداللہ تھا، جو انہوں نے بعض کبار صحابہ کے نام پر رکھے تھے۔ ان میں سے ایک کا نام سالم بھی تھا جو سالم مولیٰ ابو حذیفہ کے نام پر رکھا گیا۔ حضرت سعید بن المسیب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو میں نے اپنے بیٹے کا نام سالم کیوں رکھا ہے؟ کہتے ہیں میں نے عرض کی کہ میں نہیں جانتا۔ اس پر فرمانے لگے کہ میں نے اپنے بیٹے کا نام حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ کے نام پر سالم رکھا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے بیٹے کا نام واقد کیوں رکھا ہے۔ میں نے کہا نہیں نہیں جانتا۔ تو کہنے لگے حضرت واقد بن عبداللہ یربوعی کے نام پر رکھا ہے۔ پھر پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے بیٹے کا نام عبداللہ کیوں رکھا ہے۔ جب میں نے کہا کہ نہیں جانتا تو کہنے لگے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کے نام پر عبداللہ رکھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جنگ کی شدت کی وجہ سے کچھ لوگ گھبرا گئے تھے۔ میں اپنا ہتھیار لے کر نکلا تو میری نظر حضرت سالم پر پڑی۔ ان کے پاس بھی اپنے ہتھیار تھے۔ چہرہ پر وقار اور سکینت تھی کوئی گھبراہٹ نہیں تھی اور وہ پیش قدمی کر رہے تھے میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناراضگی کی حالت میں نکلے اور فرمانے لگے کہ لوگو یہ کیسی گھبراہٹ اور کیسا خوف ہے؟ کیا تم اس بات سے عاجز آ گئے کہ جیسی ہمت ان دونوں مؤمنوں نے دکھائی ہے تم بھی دکھاؤ۔

ابراہیم بن ہندلہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے روز حضرت سالم سے کہا گیا کہ آپ جھنڈے کی حفاظت کریں جبکہ بعض نے کہا کہ ہمیں آپ کی جان کا ڈر ہے اس لئے ہم آپ کے علاوہ کسی اور کے سپرد جھنڈا کرتے ہیں۔ اس پر حضرت سالم نے کہا کہ مجھے تو قرآن کریم کا بڑا علم ہے اور اس کے باوجود اگر میں اس پر عمل کرنے والا نہیں تو پھر یہ بہت بری بات ہے۔ چنانچہ لڑائی کے دوران جب آپ کا دایاں ہاتھ کٹ گیا تو آپ نے اپنے بائیں ہاتھ میں جھنڈا تھامے رکھا اور جب بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو جھنڈے کو گردن میں دبا لیا اور یہ پڑھنے لگے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم محض ایک اللہ کے رسول ہیں۔ اور کتنے ہی نبی تھے جن کے ساتھ مل کر بہت سے ربانی لوگوں نے قتال کیا۔ جب حضرت سالم گر گئے تو ساتھیوں سے پوچھا کہ ابو حذیفہ کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے جواب دیا کہ وہ شہید ہو گئے ہیں پھر ایک اور آدمی کا نام لے کر پوچھا کہ اس نے کیا کیا تو جواب ملا کہ وہ بھی شہید ہو گئے ہیں اس پر حضرت سالم نے کہا کہ مجھے ان دونوں کے درمیان میں لٹا دو۔ اور آپ بھی شہید ہو گئے۔ حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ جب حضرت سالم شہید ہوئے تو لوگ کہتے تھے کہ گویا قرآن کا ایک چوتھائی حصہ چلا گیا یعنی جن چار علما کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تھا کہ ان سے قرآن سیکھو ان میں سے ایک چلا گیا۔

اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عتبان بن مالک۔ آپ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو سالم بن عوف سے تھا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے آپ کی اور حضرت عمر کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ آپ غزوہ بدر احد اور خندق میں شامل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں آپ کی بینائی جاتی رہی تھی آپ کی وفات حضرت معاویہ کے دورِ حکومت میں ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عتبان بن مالک کی بینائی چلی گئی تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز باجماعت سے علیحدگی کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو حضرت عتبان نے کہا جی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس کی اجازت نہیں دی۔ صحیح بخاری کی روایت سے پتا چلتا ہے کہ بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتبان کو اس شرط کے ساتھ گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی کہ جہاں وہ نماز پڑھیں اس جگہ باجماعت نماز ادا ہو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتبان کی درخواست پر ان کے گھر جا کر ایک جگہ نماز پڑھی اور اس جگہ کو نماز باجماعت کے لیے مخصوص کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا: پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہاں بھی اگر فاصلے زیادہ ہیں، سواری نہیں ہے، وقت نہیں ہوتا تو احمدیوں کو چاہئے کہ اپنے گھروں میں نماز سینٹر بنائیں اور ہمسائے اکٹھے ہو کر وہاں باجماعت نماز پڑھا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان احکامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں بعض فوت شدگان کے بارے میں بتاؤں گا جن کی نماز جنازہ پڑھائی جائے گی۔ پہلے ہیں مکرم غلام مصطفی اعوان صاحب ربوہ کے۔ 16/مارچ کو 78 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے ان کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا دیوان بخش صاحب کے ذریعہ سے آئی۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند تہجد گزار تقوی شعار ہمدرد خیر خواہ خلیق ملنسار سادہ طبیعت کے مالک تھے بڑے دعا گو تھے مہمان نواز تھے غریب پرور تھے صلہ رحمی کرنے والے تھے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے نیک مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ محمد نواز صاحب کاٹھگڑھی کا جن کی پندرہ مارچ کو وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ابھی آپ دو سال کی تھیں کہ آپ کے والد کا انتقال ہو گیا اور آپ کے تایا محمد ابراہیم صاحب نے ان کی پرورش کی۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں انکے خاندان میں احمدیت 1903ء میں آئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کو چھ بیٹوں اور پانچ بیٹیوں سے نوازا۔ ان کے بیٹے حافظ محمود صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمارے والدین ساری زندگی خدمت سلسلہ کو ترجیح دیتے رہے اور ہمیں نظام جماعت اور خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھنے اور نماز باجماعت کے پابند بنانے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی اور نسلوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 29th - March - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB